سلسلۂ یوسفیہ

شمارہ (۱)

کلیاتِ

سلطان محمد قلی قطب شاہ

غزلیات

مرتبہ

ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ ایم۔اے۔ پی ایچ ڈی

پروفیسر اردو جامعہ عثمانیہ

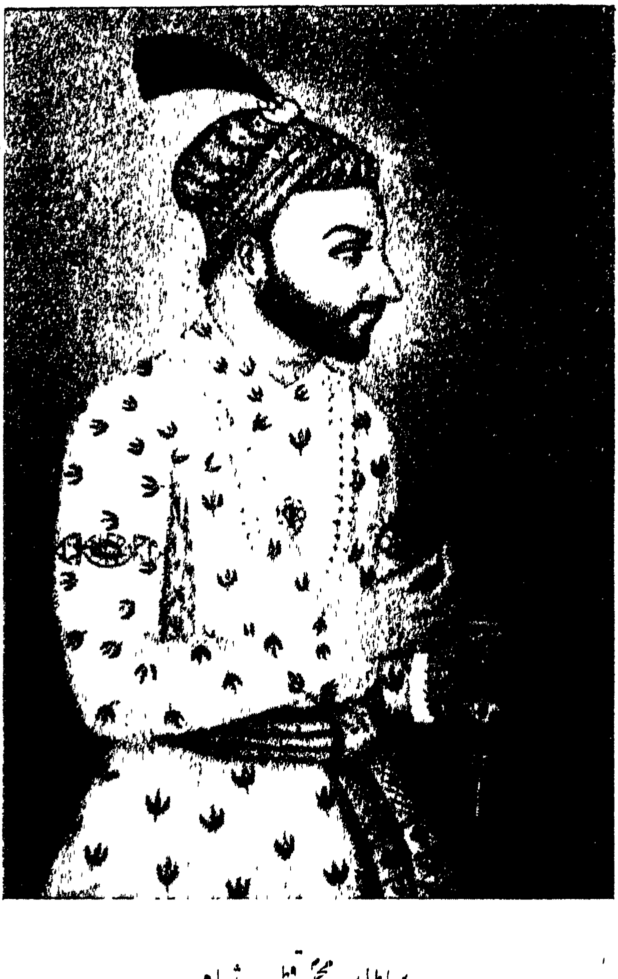

سلطان محمد قطب شاہ

کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ

غزلیات

(۲۴)

کل منج وزیر دل تھے قاصد بشارت آیا
میرے سے
یا حضرتِ سلیماں کن تھے اشارت آیا
کے پاس سے اشارہ

خوش نین نیر سیتی تن خاک کوں گلادو
آنسوؤں کے پانی سے جسم کی کو ملاؤ
دل کے مندِر کوں سر تھے وقتِ عمارت آیا
مکان کے لئے نئے سرے سے تعمیر

میرا سو عیب ڈھانکو اے مے سوں بھیگے کپڑے
شراب سے بھیگے ہوئے کپڑو
او پاک دامن آپی ہم نا بچارت آیا
وہ آپ ہی ہم کو بچانے

منج یار حسن تھے جے بولے ہیں باتاں بے حد
میرے کے سے جو
یک باب ہے سو اُن میں جو اس عبارت آیا

جاگا سو ہر یکس کا ہووے گا آج پرگٹ
جگہ مقام ہر ایک (سب) ظاہر
او چھند بھریا سو چند ابیٹھن صدارت آیا
وہ عشوہ ساز چاند بیٹھنے صدر میں

جم کے سو تخت اوپر جے تاج سورچند ہے
جنکو سورج چاند ۱۸۰
چمٹے کی دیکھو ہمت جو اس تھارت آیا
چیونٹی

اُس شوخ دید تھے یوں ایماں اپس سنبھالیں
کی سے اپنا
او ساحرِ کما ندار کرنے سو غارت آیا

قطبا توں داس شہ کا جم فیض اُس تھے مانگین
وہ
تو غلام ہمیشہ سے
سو وا ہے تج پرم سب وقتِ تجارت آیا
تجھے عشق کا

(۲۵)

سجن میری چنچل اہے بیہم ماتا
ہے عشق بھری
مہن کوپ کرتے ہیں اپ ناز سیتی
موہن غصہ اپنے سے
سناتے ہیں چھنداں سوں ساجن ولیکن
ستاتے فریب سے
مری چنت کرتے ہیں ساجن پرت سوں
فکر محبت سے

سکیاں کوں پیا بات رنگیں سو بھاتا
سکھیوں کو کی بھاتی
دو تن جا کہے ہے مگر میری باتا
غیر یا رقیب بات
سجن کا میا نینہ منج دن (دل؟) نیاتا
محبت میرے
اُسی تھے سدا برہ کوں میں سنتاتا
سے (اسی لئے) فراق ستاتا

(۵۲)

نہ جانوں کیا اُتم ہی رات پایا اُس کا میں صحبت
اچھا
دعائے صبح میرا اب دکھایا ہے اپن قدرت
اپنی
انچل کا ناز کا جب چھانوں پاڑی منج پہ او چنچل
ڈالے مجھ وہ
سبھی بھاگاں ہیں دستا ہے مرے بخت نہہ کا دولت
قسمتوں نظر آتا عشق
بہت دن تھے لگیا ہے پیاس تیرا آس کا منج کوں
سے لگا مجھے
پلا دو نیر اب ہونٹاں کا ہے او نیر منج جنّت
پانی میری وہ
نزاکت حسن تیرے کا نہ آوے جیب سوں کہنے
زباں سے
اے باتاں سن کہ سب پکڑے ہیں تیرے شوق سوں حالت
کے سے
تمارے مکھ کے چھاواں تھے ہمیں روشن ہوے ہیں سب
یہ
تمہارے پرچھائیں سے ہم
اے چاواں دیکھ کر دوتن کوں پکڑیا تاب ہور دہشت
لاڑ غیر کو پکڑا اور

دیکھو تم عاقلاں کا عقل کہتے جام کوں چھوڑو
کو

۳۹۰
کہ رگ رگ بھید یاے دیوانگی کا اُن کوں سب علت
چھید دیا ہے
اثر کر گیا ہے

منجے پائے ہیں بچھن پن کھوتے اس چاہ زنخداں کا
بچپن بسر کرتے
کریں کیوں ترک اے مذہب ازل تھے پایہ ہوں ملت
یہ سے پایا

ہمیں ہیں شیعہ کر کرتے خوارج دشمنی سب سوں
ہم سمجھ کر سے
علیؑ ابن ابی طالب ان کوں مارو ہت ضربت
ان کو ہاتھ سے

معانیؔ[1] عاجز و بیچارہ ہو آیا تمن در کوں
تمہارے
کھولو دروازے لُطفاں کے کرو مو پر نظر رحمت
مجھ

(۵۳)

یک چمک ناز کا دیکھیا ہوں رات
میں دیکھا
جن سُنے دین کا گنوائے بات
جو

---

[1] قطب شہ۔